قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 04 فروری 2022ء | 02 رجب 1443 ہجری قمری | 04 تبلیغ 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:30

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا ہَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا ﴿۷۵﴾

(الفرقان:75)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرُکُم خَیْرُکُم لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُم لِاَھْلِی

(سنن الترمذی باب فضل ازواج النبیؐ)

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں بہترین ہے اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والا ہوں۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(ترمذی ابواب الرضاع باب ما جاء حق الزوج علی المراۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

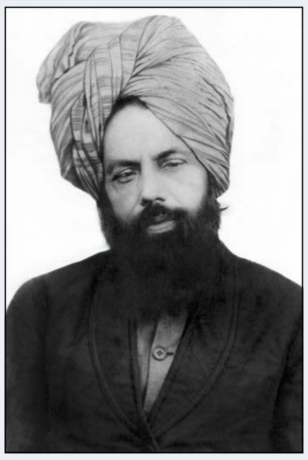

’’تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 403 ایڈیشن 1988ء)

عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو خیانت نہ کرو، چوری نہ کرو، گلہ نہ کرو ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81)

فرمان خلیفہ وقت

’’شادی بیاہ کا تعلق بھی مرد اور عورت میں ایک معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے عورت کو حکم ہے کہ اس معاہدے کی رو سے تم پر یہ فرائض ادا ہوتے ہیں مثلاً خاوند کی ضروریات کی نگہداشت کرنا، گھر کے امور کی ادائیگی وغیرہ اسی طرح مرد کی بھی ذمہ داری ہے کہ بیوی بچوں کے نان نفقہ کی ذمہ داری اس پر ہے ان کی متفرق ضروریات کی ذمہ داری اس پر ہے اور دونوں میاں بیوی نے مل کر بچوں کی نیک تربیت کرنی ہے اس کی ذمہ داری ان پر ہے تو جتنا زیادہ میاں بیوی آپس میں اس معاہدے کی پابندی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے اتنا ہی حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 559)

اس شمارہ میں

- غزل (منظوم)
- ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
- حاصل مطالعہ
- ایک دوسرے پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا الزام

دربارِ خلافت

شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کرسکتا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ شہید کی حقیقت کے بارے میں، اس کے رتبہ اور مقام کے بارے میں لکھا ہے۔ مَیں چند اقتباسات پیش کروں گا جن سے واضح ہوتا ہے کہ شہید بننے کے لئے دعا کرنا کیوں ضروری ہے؟ اور کس قسم کا شہید بننے کے لئے دعا کی جانی چاہئے اور کیوں ایک حقیقی مومن کو اس کی خواہش ہونی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’عام لوگوں نے شہید کے معنی صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا یا دریا میں ڈوب گیا یا وبا میں مرگیا وغیرہ۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ اسی پر اکتفاء کرنا اور اسی حد تک اس کو محدود رکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کرسکتا‘‘۔ (اُس کو اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا) ’’وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے۔ یہاتک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کے لئے اس کو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اُس کو ملتا ہے‘‘ (غیر معمولی استقلال اُس کو ملتا ہے) ’’اور وہ بدُوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے‘‘ (بغیر کسی غم، بغیر کسی حسرت کے وہ اپنا سر قربانی کے لئے پیش کر دیتا ہے) فرمایا: ’’اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے اور بار بار اس کو اللہ کی راہ میں دوں۔ ایک ایسی لذت اور سُرور اُس کی رُوح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو اُس کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب جو اُس کو پیس ڈالے، اُس کو پہنچتی ہے۔ وہ اُس کو ایک نئی زندگی، نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے۔ یہ ہیں شہید کے معنی‘‘ پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ فرمایا ’’پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔عبادتِ شاقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں‘‘ (یعنی عبادت کرنے میں ایک مشقت بھی اُٹھاتے ہیں) ’’اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں اور جھیلنے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں، وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں۔ اور جیسے شہد فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (النحل: 70) کا مصداق ہے یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ اُن کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں‘‘۔ اگر صرف مرنے سے ہی شہادت ملتی ہے تو پھر انسان صحبت سے کس طرح فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنا، اللہ تعالیٰ کا قرب پانا جو حقیقی نیکیاں ہیں یہ بھی شہید کا ایک مقام ہے جس کی صحبت میں رہنے والے، فرمایا کہ مختلف مرضوں سے نجات پا جاتے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں ’’اور پھر شہید اس درجہ اور مقام کا نام بھی ہے جہاں انسان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے یا کم از کم خدا کو دیکھتا ہوا یقین کرتا ہے۔ اس کا نام احسان بھی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 276)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ شہید کا مقام یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے یا خدا کو دیکھتا ہے اور یقین کرتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد چہارم صفحہ 423)

یعنی جو کام بھی عموماً کر رہا ہو اُس میں اُسے یقین ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے اس کام کو دیکھ رہا ہے اور جب یہ صورت ہو تو پھر توجہ ہمیشہ نیک کاموں کی طرف ہی رہتی ہے۔ پھر کوئی بد کام انسان نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے احسان کیا چیز ہے۔فرمایا کہ جب یہ حالت ہو تو احسان ہو جاتا ہے۔ احسان کیا چیز ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اُس سے اور اُس کی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو‘‘ (احسان سے پہلے کی جو ایک حالت ہے وہ عدل ہے)۔ پھر فرمایا کہ ’’یعنی حق اللہ اور حق العباد بجالاؤ۔ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو یعنی فرائض سے زیادہ۔ اور ایسے اخلاص سے خدا کی بندگی کرو کہ گویا تم اس کو دیکھتے ہو‘‘۔ ایک تو فرائض مقرر کئے گئے ہیں، وہ عبادتیں تو کرنی ہیں لیکن اُس سے بڑھ کر جو نوافل ہیں اُن کی ادائیگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے، اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق جوڑنا ہے، یہ کروگے تو یہ بندگی ہے، یہ احسان ہے۔ اور یہ پھر اُن رتبوں کی طرف لے جاتی ہے جو شہادت کے رتبے ہیں اور فرمایا کہ ’’اور حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروّت کا سلوک کرو۔‘‘

(شحنۂ حق، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 361-362)

صرف لوگوں کے حق دینا کام نہیں ہے بلکہ اس کے اعلیٰ درجے پانے کے لئے، اُن لوگوں میں شامل ہونے کے لئے جو شہید کا درجہ پاتے ہیں، لوگوں کا جو حق ہے وہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اُن سے پیار اور محبت، نرمی

بقیہ صفحہ 6 پر

غزل

زیرِ لب کہیے، برملا کہیے
کہیے کہیے مجھے برا کہیے

اب تقاضا ہے مصلحت کا یہی
واعظِ شہر کو خدا کہیے

دیکھیے مت قریب سے مجھ کو
دُور سے تکیے، پارسا کہیے

میرا اپنا کوئی وجود نہیں
عکس مجھ کو وجود کا کہیے

لفظ لڑنے کو اب بھی ہیں تیار
اس سے کیا ہو گا فائدہ، کہیے

وہ جو آ کر چلا گیا لمحہ
اس کو صدیوں کا خوں بہا کہیے

عکس بن کر اُتر رہا ہوں مَیں
میری آہٹ کو زلزلہ کہیے

قاتلِ شہر میرے قتل کے بعد
مجھ کو اپنا کہے تو کیا کہیے

بر سرِ دار بھی خموش رہا
اس کو مضطرؔ کا حوصلہ کہیے

چودھری محمد علی مضطر

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

رہائش کی سادگی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرت ﷺ پر کھول دیئے۔سو آنجناب ﷺ نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔نہ کوئی عمارت بنائی نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی۔بدی کرنے والوں سے نیکی کرکے دکھلائی اور وہ جو دلآزار تھے ان کو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نان جو یا فاقہ اختیار کیا۔دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ کو ذرا آلودہ نہ کیا اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 ص 982)

حضرت عبداللہؓ بیان فرماتے ہیں کہ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے جسم پر نشانات تھے جنہیں دیکھ کر عرض کی ہماری جان آپؐ پر فدا ہو اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم اس چٹائی پر کوئی گدیلہ وغیرہ بچھادیں جو آپؐ کو اس سے محفوظ کردے گا آپؐ نے فرمایا:

ما انا والدنیا انما انا والدنیا کراکبِ استضلَّ تحتَ شجرۃٍ ثمَّ راحَ وَ ترکھا (ابنِ ماجہ کتاب الزھد باب مثل الدنیا)

کہ مجھے دنیاوی لذتوں سے کیا غرض؟ میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک مسافر ہو جو ستانے کے لئے سایہ دار درخت کے نیچے کچھ دیر کے لئے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر سفر کے لئے روانہ ہوجاتا ہے۔

آپ کا اپنا کھانا پینا لباس بستر وغیرہ سب سادہ تھے زمین پر بچھونا ڈال کر سو جاتے بستر یا گدا چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے پتے اور ان کے ریشے بھرے ہوتے۔

(بخاری 48 باب الرقاق باب 71)

ہم اسی کے ہو گئے ہیں جو ہمارا ہوگیا
چھوڑ کر دنیائے دوں کو ہم نے پایا وہ نگار

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی رہائش کی سادگی کے بارے میں حضرت مولوی عبدالکریمؓ صاحب فرماتے ہیں:

’’حضرت مکان اور لباس کی آرائش اور زینت سے بالکل غافل اور بے پرواہ ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے حضور کا یہ پایہ اور منزلت ہے کہ اگر چاہیں تو اپنے مکان کی اینٹیں سنگ مرمر کی ہوسکتی ہیں اور آپ کے پا انداز سندس و اطلس کے بن سکتے ہیں مگر بیٹھنے کا مکان ایسا معمولی ہے کہ زمانے کی عرفی نفاست اور صفائی کا جاں دادہ تو ایک منٹ کے لئے وہاں بیٹھنا پسند نہ کرے میں نے بارہا وہ لکڑی کا تخت دیکھا ہے جس پر آپ گرمیوں میں باہر بیٹھتے ہیں اس پر مٹی پڑی ہوئی ہے اور میلا ہے جب بھی آپ نے نہیں پوچھا اور جب کسی نے خدا کا خوف کرکے مٹی جھاڑ دی ہے جب بھی التفات نہیں کیا کہ آج کیسا صاف اور پاک ہے غرض اپنے کام میں اس قدر استغراق ہے کہ ان مادی باتوں کی مطلق پرواہ نہیں۔ جب مہمانوں کی ضرورت کے لئے مکان بنانے کی ضرورت پیش آئی ہے بار بار یہی تاکید فرمائی ہے کہ اینٹوں اور پتھروں پر پیسہ خرچ کرنا عبث ہے اتنا ہی کام کرو کہ چند روز بسر کرنے کی گنجائش ہوجائے نجار تیر بندیاں اور تختے رندے سے صاف کر رہا تھا کہ روک دیا کہ یہ محض تکلف اور ناحق کی دیر لگانا ہے۔فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ ہمیں کسی مکان سے کوئی اُنس نہیں۔ ہم اپنے مکانوں کو اپنے پیارے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت مولوی عبدالکریمؓ صفحہ 39-40)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

’’اِنَّمَا الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّلَہۡوٌ دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو ولعب سے زیادہ نہیں کیونکہ وہ عارضی اور چند روزہ ہیں اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے مگر خدا کی معرفت میں جو لذت ہے وہ ایسی چیز ہے کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھی اور نہ کانوں نے سنی اور نہ کسی اور حس نے اسے محسوس کیا وہ ایک چیر کر نکل جانے والی چیز ہے ہر آن ایک نئی راحت اس سے پیدا ہوتی ہے جو پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔‘‘

(ملفوظات جلد اول ص 211 ایڈیشن 2003 مطبوعہ ربوہ)

حضرت اقدسؑ نے ساری عمر کرایے کے یکے ٹانگے میں سفر کرتے گزار دی اپنے لئے کوئی اہتمام نہ کیا۔کوئی جائداد بنائی نہ ورثہ چھوڑا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان روشن مثالوں کو دیکھ کر اپنی عملی اصلاح کریں تا کہ ہمارا خالق و مالک ہم سے راضی ہوجائے۔ آمین اَللّٰھم آمین۔

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گزارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
جی مت لگاؤ اس سے، دل کو چھڑاؤ اس سے
رغبت ہٹاؤ اس سے،بس دور جاؤ اس سے
یارو یہ اژدھا ہے، جاں کو بچاؤ اس سے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آج کی دعا

خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی پیاری دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسۡأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنۡ یُّحِبُّکَ وَالۡعَمَلَ الَّذِی یُبَلِّغُنِی حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَیَّ مِنۡ نَفۡسِی وَأَھۡلِی وَمِنَ الۡمَاءِ الۡبَارِدِ (جامع ترمذی: کتاب الدعوات: حدیث نمبر: 3490)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور ایسا عمل جو تیری محبت کے حصول کا ذریعہ بنے۔ اے اللہ! میرے دل میں اپنی محبت پیدا کردے جو میرے اپنے نفس سے زیادہ ہو، میرے مال سے زیادہ ہو، میرے اہل وعیال سے زیادہ ہو اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

یہ سید و مولیٰ، مقدس الانبیاء، خیر البشر، رحمۃ للعالمین، آقائے دو جہاں، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی بہت پیاری دعا ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی (مندرجہ بالا دعا)۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتے کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

ہمارے پیارے امام عالی مقام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ اپنی محبت ہمارے دلوں میں اس طرح قائم فرمادے جس طرح اللہ اور اس کا رسول چاہتے ہیں اور جس کے لئے آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے (مندرجہ بالا دعا)۔ پس یہ محبت ہے جو ہمارے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنا دے گی۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر عمل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی نفسانی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے دبانے والے ہوں۔ مال سے محبت ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادتوں اور اس کی محبت سے کبھی غافل نہ کرے۔ بیوی بچوں، عزیز رشتہ داروں کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت سے ہمیں کبھی غافل نہ کرے۔ (خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2008ء)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی ساری زندگی محبتِ الٰہی کے خوبصورت رنگوں سے معطر ہے۔ آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں

ترے کُوچے میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں
خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں
محبت چیز کیا کس کو بتاؤں
وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اِس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اُڑاؤں
کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

مرسلہ: مریم رحمٰن

مولانا عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد لندن

حاصلِ مطالعہ

قسط 11

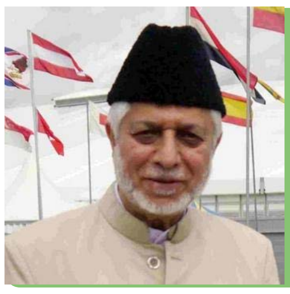

ارشاد نبویؐ

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا: اے لوگو! شرکِ خفی سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ! شرکِ خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں یہی دکھاوے کی خواہش شرکِ خفی ہے۔

(الترغیب و الترہیب صفحہ ۳۲۔ الترہیب من الریاء بحوالہ ابن خزیمہ فی الصحیح)

ارشاد نبویؐ

وہ شخص جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(ترمذی، ابواب فضائل القرآن)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک انسان ایک پاک تبدیلی نہیں کرتا اور نفس کا تزکیہ نہیں کرتا قرآن شریف کے معارف اور خوبیوں پر اطلاع نہیں ملتی۔ قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں۔ کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے۔ دیکھو جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائق قرآنی نہیں کھلتے جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس تبدیلی کی وجہ سے ان کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہوجاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو میں بشارت دیتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا وہ ابدال ہے۔ انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اس کی دستگیری کرتا ہے۔ یہ سچی بات ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ چالاکی سے علوم القرآن نہیں آتے۔ دماغی قوت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہوسکتا۔ اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے۔ متقی کا معلم خدا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 427-428)

دُعا میں کوتاہی نہ ہو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

"گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اُسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں۔ اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور اُن کی تاثیرات کے منکر ہوجاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 4-5)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بعثت کی غرض:

جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

"مجھے خوب یاد ہے۔ اور میں نے اپنی نوٹ بک میں اس کو لکھ رکھا ہے کہ جالندھر کے مقام پر ایک شخص نے حضرت اقدس امام صادق حضرت میرزا صاحبؑ کی خدمت میں سوال کیا کہ آپ کی غرض دنیا میں آنے سے کیا ہے؟۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ

"میں اس لئے آیا ہوں۔ تا لوگ قوتِ یقین میں ترقی کریں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 1)

انمول موتی

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"کسی کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اسکے دینے سے مضائقہ کرے۔ تو یہ عام لوگوں کے نزدیک بخل ہے۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں سچّی بات اور مفید مشوروں کے دینے سے جو لوگ اپنے آپ کو روکیں وہ بھی بخیل ہیں۔"

(حقائق الفرقان، جلد دوم صفحہ 22)

قرآن کریم سے شفاء پانے کا طریق

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ:

"جب ہم قرآن کو عزت دیں گے، اس کی روزانہ تلاوت کریں گے، اس کے مطالب پر غور کریں گے اور پیارے آقا سرکار دو عالم ﷺ کی پیروی میں تلاوت قرآن کریم کو اپنا لباس بنالیں گے تبھی ہم اس سے روحانی اور جسمانی شفاء پانے والے ہوں گے اور قرآن کریم ہمارے لئے رحمت کا باعث ہوگا۔ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے اس میں اتنا حسن ہے کہ انسانی احساس اُس کا احاطہ نہیں کرسکتا۔۔۔اور قرآن کریم میں اس قدر نور ہے کہ دُنیا کی کوئی روشنی اس کے نور کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔"

(خطبات ناصر، جلد 2، صفحہ 554، خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 1969ء)

اب آئندہ انشاءاللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ ۔۔۔اب آئندہ انشاءاللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاءاللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشو ونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔"

(الفضل 28 جون 1982ء)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ:

ایک سوال یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے قربی تعلق کیسے قائم کیا جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کریں گے تو آپ اس کے محبوب بن جائیں گے۔ محبت دونوں طرف سے ہونی چاہیے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کیا کرتے تھے؟ صحابہ، قرآن کریم کے حکم کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے۔ قرآن کریم میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرنی چاہیے جیسا کہ فرماتا ہے کہ میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ تو فرمانبرداری کیا ہے؟ یہ آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرنا ہے اور آپ ﷺ کے طریق پر یعنی پورے انہماک اور توجہ سے نماز پڑھنا ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 5 نومبر 2021 صفحہ 3)

دنیا میں جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2011ء میں فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شر پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ حاسدین اور شر پھیلانے والوں کا بڑھنا ہی اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس یہ مخالفین اور دشمن کی منصوبہ بندیاں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں اور اس سے ایک مومن کو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی پریشانی کی بات کسی مومن کے لئے ہے یا ہوسکتی ہے تو وہ یہ کہ اُس کے جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص میں کہیں کمی نہ ہوجائے۔ اُس کے تقویٰ پر چلنے کے معیار گرنے نہ شروع ہوجائیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر نیکی اور تقویٰ میں ایک جگہ ٹھہر بھی گئے ہو تو یہ بھی تمہارے لئے بڑی خطرناک بات ہے، سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے بعد پھر نیچے گراوٹ شروع ہوجاتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 455 ایڈیشن 2003ء)

بقیہ: ایک دوسرے پر منکرِ ختم نبوت ... از صفحہ 5

ہمارے سامنے آجاتا ہے اور وہ سبب ہے خوف! یعنی قادیانیوں کو کافر قرار دیئے جانے کے بعد ختم نبوت کے مسئلہ میں اپنے سیاہ ماضی۔۔۔ کو دیکھتے ہوئے دیوبندی علماء کو یہ خوف لاحق ہوا کہ بریلوی حضرات ان کے خلاف بھی کہیں کافر قرار دیئے جانے کی کوئی مہم نہ شروع کر دیں جس کے نتیجہ میں انہیں کافر تو بہر حال نہیں قرار دیا جاسکے گا کیونکہ دیوبندی اپنے بیشتر عقائد میں شیعوں کی طرح تقیہ کرتے ہیں مگر جو تحریریں ان کی کتابوں میں موجود ہیں وہ عوام الناس کے سامنے آجائیں گی جس سے مسلک دیوبند کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا چنانچہ حفظ ماتقدم کے طور پر دیوبندیہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی گویا مجلس تحفظ ختم نبوت کو اگر مجلس تحفظ مسلک دیوبند کہا جائے تو زیادہ صحیح ہوگا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں مسلک دیوبند کا عقیدہ اہل سنت والجماعت سے موافق نہیں ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے دعوےٰ کے اصل ذمہ دار یہ دیوبندی علماء ہی ہیں کیونکہ قادیانی مذہبی اعتبار سے حنفی دیوبندی ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کے ضمن میں ان کی اس لغزش کا اصل سبب دیوبندی علماء کی کتابیں ہیں۔"

(تبلیغی جماعت عقائد افکار نظریات اور مقاصد کے آئینہ میں از ابوالوفاء محمد طارق خان صفحہ 62 تا 65)

بریلوی ختم نبوت کے منکر

"رضا خانی اپنے نام نہاد مجدد احمد رضا خان بریلوی کو نبی مانتے ہیں۔"

(رضا خانی مذہب علامہ سعید احمد قادری صفحہ 76)

انصر رضا۔ واقفِ زندگی، کینیڈا

ایک دوسرے پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا الزام

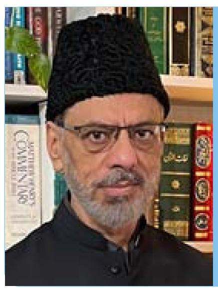

احمدیہ مسلم جماعت احمدیہ مسلمہ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ ختم نبوت کی منکر ہے اس لئے پاکستانی پارلیمنٹ نے، جسے کسی بھی صورت کسی فرد یا گروہ کے دین کا فیصلہ کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا، اسے کافر قرار دے دیا۔ لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ اسی پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے علماء ایک دوسرے کو ختم نبوت کا منکر قرار دے چکے ہیں، جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے، لیکن ''حُبِّ علیؓ نہیں بلکہ بغض معاویہؓ'' کے تحت تکفیر کی یہ تلوار صرف احمدیہ مسلم جماعت پر چلائی گئی۔

مقلّدین ختم نبوت کے منکر

شاہ ولی اللہ دہلویؒ:

''ہر شہر میں تم عام لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ متقدمین میں سے کسی ایک کے مذہب کی پابندی کرتے ہیں اور کسی انسان کا اپنے امام کے مذہب سے خروج اگرچہ وہ ایک مسئلہ ہی میں کیوں نہ ہو، ملت سے خروج کی طرح خیال کرتے ہیں گویا کہ وہ امام ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اور اس کی اطاعت اس پر فرض کی گئی ہے۔''

(تفہیمات الٰہیہ از شاہ ولی اللہ دہلویؒ جلد اوّل صفحہ 152)

قاضی ابن ابی العز حنفی:

''ایک گروہ نے امام ابوحنیفہؒ کی تقلید میں غلو کیا ہے پس وہ ان کا کوئی قول ترک نہیں کرتے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کا قائم مقام ٹھہرا دیتے ہیں اور اگر ان کے قول کے خلاف کوئی نص ان کے سامنے پیش کی جائے تو وہ اس کی غیر مناسب تاویل کرتے ہیں تا کہ ان کا دفاع کیا جاسکے۔''

(الاتباع۔ صفحہ۔ 30)

علامہ جلال الدین السیوطیؒ:

''ان میں سے ایک اپنے امام کی محض تقلید کی بناء پر پیروی کرتا ہے گویا کہ وہ ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے باوجودیکہ اس کا مذہب دلائل سے دور ہے۔ ایسا کرنا حق کی مخالفت اور صواب سے دور ہے اور کوئی بھی عقلمند اس پر راضی نہیں ہوتا۔''

ارشاد الحق اثری:

''امام رازی، امام عبدالرحمٰن بن اسماعیل ابوشامہ، علامہ الشعرانی، علامہ صالح الفلانی اور علامہ لکھنوی رحمھم اللہ وغیرہ حضرات نے بھی بعض مقلدین کے اسی طرز عمل کی نشاندہی کی ہے کہ وہ تقلید وجمود میں نصوص کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرتے اور امام کے اقوال کی ایسی پابندی کرتے ہیں جیسے نبی ﷺ کے فرمودات کی پابندی ہوتی ہے۔''

(آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے صفحہ 18)

شیعہ منکرِ ختم نبوت

''معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان معصوم مفترض الطاعۃ منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز می نمایند پس درحقیقت ''ختم نبوت'' را منکر اند گو بزبان آنحضرت را ﷺ خاتم الانبیاء میگفتہ باشند۔''

(شاہ ولی اللہ دہلویؒ تفہیمات الٰہیہ جلد دوم صفحہ 244)

جان لو کہ ان کی اصطلاح میں امام معصوم واجب الاطاعت اور خلق کی طرف مامور کیا گیا مانا جاتا ہے اور وہ امام کے حق میں وحی باطنی بھی تجویز کرتے ہیں۔ پس درحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں اگرچہ زبان سے نبی اکرم ﷺ کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔

''قادیانیوں سے بھی پہلے جس مکتبہ فکر نے ''امامت'' کے نام پہ ختم نبوت کا انکار کیا وہ شیعہ مکتبۂ فکر ہے۔ ان کے نزدیک ''امامت'' کا وہی مفہوم ہے جو مسلمانوں کے نزدیک ''نبوت'' کا ہے۔۔۔ اُس فکر کہ جس پہ شیعہ مذہب کی عمارت اور اُس فکر کے درمیان کہ جس پہ شریعتِ اسلامیہ کی عمارت ایستادہ ہے ایک واضح فرق یہ ہے کہ اسلام کے برعکس شیعہ مذہب میں ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں۔۔۔ شیعہ قوم اپنے بارہ اماموں کو ان صفات سے متصف کرتی ہے جو کہ نبوت کا خاصہ ہیں۔ 1۔ اُن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونا 2۔ اُن کا معصوم عن الخطا ہونا 3۔ اُن کی اطاعت کا فرض ہونا 4۔ ان پر وحی اور فرشتوں کا نزل ہونا۔ یہ چاروں صفات اگر کسی بھی انسان میں مان لی جائیں تو اس میں اور انبیائے کرام میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ جب کوئی شخص کسی کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ: 1۔ وہ اللہ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث ہے 2۔ وہ معصوم عن الخطا ہے 3۔ اس کی اطاعت فرض ہے 4۔ اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ تو گویا کہ وہ اسے اللہ کا نبی خیال کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے مبعوث کیا ہے۔ شیعہ مذہب میں بارہ اماموں کو یہ چاروں حیثیتیں حاصل ہیں چنانچہ اس مذہب میں محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی نہ تھے۔ اور نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ ''امامت'' کے لبادے میں نبوت جاری و ساری رہی اور بارہ امام بارہ امام نہیں بلکہ بارہ نبی تھے۔''

(الشیعہ والسنۃ شیعہ اور عقیدۂ ختم نبوت عطاء الرحمٰن ثاقب صفحہ 242-245)

''دورِ صحابہ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا لہٰذا خصوصیات نبوت وحی شریعت وعصمت وغیرہ قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برملا عقیدۂ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجرأ نبوت کے قائل ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے لہٰذا یہ لوگ درحقیقت تقیہ کی وجہ سے اپنے اماموں کے لئے نبی کے استعمال کرنے سے توگریز کرتے ہیں مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے ائمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔''

(ادیان باطلہ اور صراط مستقیم از مفتی محمد نعیم صفحہ 51)

'31،30،29 اکتوبر 1986ء کو دارالعلوم دیوبند میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی اور تحفظ ختم نبوت کے عالمی نمائندگان کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولانا منظور احمد نعمانی نے ایک تجویز پیش کی جو بحث وتمحیص کے بعد منظور کر لی گئی۔ اس تجویز کا متن دارالعلوم بابت جنوری 1987ء سے بلا تبصرہ نقل کیا جاتا ہے تا کہ علماء دیوبند کا شیعہ اثنا عشریوں کے متعلق موقف واضح ہوجائے۔ یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ شیعہ اثنا عشری مسلک جو فی زمانہ دنیا کے شیعوں کی اکثریت کا مسلک ہے اور ایران میں اسی مسلک کے ذریعے ماضی قریب میں ایک انقلاب برپا ہوا ہے جس کو اسلامی انقلاب کہہ کر عالم اسلام کو ایک زبردست دھوکہ دیا جارہا ہے۔ اس مسلک کا ایک بنیادی عقیدہ عقیدہ امامت براہ راست ختم نبوت کا انکار ہے۔ اسی بناء پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے صراحت کے ساتھ ان کی تکفیر کی۔ لہٰذا یہ اجلاس تحفظ ختم نبوت اعلان کرتا ہے کہ یہ مسلک موجب کفر اور ختم نبوت کے خلاف پُرفریب بغاوت ہے۔ نیز یہ اجلاس تمام اہل علم سے اس فتنہ کے خلاف سرگرم ہونے کی اپیل کرتا ہے۔''

(مذہب شیعہ اور عقیدہ ختم نبوت ایک تحقیقی جائزہ صفحہ 8,9 النّجم ریسرچ اکیڈمی)

دیوبندی ختم نبوت کے منکر

''۔۔۔اور قاسمیہ قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی تحذیر الناس ہے اور اس نے اپنے رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاوی تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے''

(حسام الحرمین از احمد رضا خان بریلوی صفحہ 101)

''ختم نبوت کا انکار۔ ممکن ہے ڈاکٹر صاحب کہہ دیں کہ ہم حضور کی نظیر کو جو محال کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وقوع محال ہے امکان محال نہیں۔ جواباً گذارش ہے کہ اس طرح بھی ختمِ نبوّت کا انکار لازم آتا ہے۔''

(علمائے دیوبند کی کفریہ اور متضاد عبارات سے متعلق دیوبندیوں سے لاجواب سوالات از محمد نعیم اللہ خان قادری صفحہ 1072)

مولانا قاسم نانوتوی پر وحی کا بوجھ:

''قاسم نانوتوی نے حاجی امداد اللہ سے جو ان کے پیرومرشد تھے شکایت کی کہ جب بھی میں تسبیح اپنے ہاتھ میں لیتا ہوں تا کہ اللہ کا ذکر کروں تو بہت بڑی مصیبت میرے اوپر آن پڑتی ہے اور وزن و بوجھ اتنا زیادہ اپنے دل پر محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرے اوپر کئی سومن کے پتھر رکھ دیئے گئے اور میرا دل وزبان دونوں رک جاتے ہیں، تو حاجی امداد اللہ نے کہا یہ بوجھ تمہارے دل پر فیضان نبوت کا ہے اس طرح کا بوجھ رسول اللہ ﷺ اپنے اوپر بوقت وحی محسوس فرماتے تھے۔''

(سوانح قاسمی صفحہ 852-952) (تبلیغی جماعت صفحہ 46)

ملاحظہ فرمایا آپ نے! مولانا قاسم نانوتوی آنحضرت ﷺ کی طرح اپنے دل پر فیضان نبوت یعنی وحی کا بوجھ محسوس فرمائیں تو ان کی بزرگی مسلّم سمجھی جاتی ہے اور عقیدہ ختم نبوّت میں کسی قسم کا نقص نہیں آتا لیکن اسی نوعیت کی تحریر جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں پائی جائے تو قابل گرفت و لائق تکفیر ٹھہرتی ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت والے ختم نبوت کے منکر:

''قابل غور مقام ہے کہ بانی مدرسہ دیوبند مولانا قاسم صاحب نانوتوی کے بیان کے مطابق اگر آپ ﷺ کے بعد بھی نبی آجائے تب بھی آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہوں گے تو ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی و دیگر جھوٹے نبیوں کے دعوائے نبوت کو ختم نبوت کے خلاف سمجھنے کا آخر کیا جواز رہ جاتا ہے اور جماعت دیوبند جب آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کے نبی کے آنے کو ختم نبوت کے خلاف نہیں سمجھتی تو وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کیوں بنا کر بیٹھی ہے؟ اور جب یہ جماعت ہر جھوٹے نبی کے آنے کے لئے دروازہ کھول کر بیٹھی ہے تو پھر دنیا میں کسی مدعی نبوت کے خلاف شور کس لئے مچاتی ہے؟۔۔۔ اس تمام قصہ کو معلوم کر لینے کے بعد اب دیوبندی علماء کی جانب سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا سبب کھل کر

بقیہ صفحہ 4 پر

اطفال کارنر

تقریر

والدین سے حسن سلوک

خدا تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف رشتوں میں پرَو دیا ہے، ان میں کسی کو باپ بنایا ہے تو کسی کو ماں کا درجہ دیا ہے اور کسی کو بیٹا بنایا ہے تو کسی کو بیٹی کی پاکیزہ نسبت عطا کی ہے. غرض رشتے بنا کر اللہ تعالیٰ نے ان کے حقوق مقرر فرما دیے ہیں، ان حقوق میں سے ہر ایک کا ادا کرنا ضروری ہے، لیکن والدین کے حق کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی بندگی اور اطاعت کے فوراً بعد ذکر فرمایا، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رشتوں میں سب سے بڑا حق والدین کا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡهَرۡهُمَا وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِیۡمًا ﴿۲۴﴾ وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ﴿ؕ۲۵﴾

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنی بندگی و اطاعت کا حکم ارشاد فرمایا ہے کہ میرے علاوہ کسی اور کی بندگی ہر گز مت کرنا، اس کے بعد فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اولاد کو یہ سوچنا چاہیے کہ والدین نہ صرف میرے وجود کا سبب ہیں بلکہ آج میں جو کچھ بھی ہوں، انہیں کی برکت سے ہوں، والدین ہی ہیں جو اولاد کی خاطر نہ صرف ہر طرح کی تکلیف دکھ اور مشقت کو برداشت کرتے ہیں؛ بلکہ بسا اوقات اپنا آرام و راحت اپنی خوشی و خواہش کو بھی اولاد کی خاطر قربان کر دیتے ہیں۔

سب سے زیادہ محنت و مشقت اور تکلیف ماں برداشت کرتی ہے، سورۃ احقاف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسٰنَ بِوَالِدَیۡهِ اِحۡسٰنًا ؕ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ كُرۡهًا وَّوَضَعَتۡهُ كُرۡهًا

اس ماں نے تکلیف جھیل کر اسے پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ حمل کے نو ماہ کی تکلیف او اس سے بڑھ کر وضع حمل کی تکلیف، یہ سب ماں برداشت کرتی ہے۔

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اب اس کی پرورش کے لیے باپ محنت و مشقت برداشت کرتا ہے، سردی ہو یا گرمی صحت ہو یا بیماری، وہ اپنی اولاد کی خاطر کسبِ معاش کی صعوبتوں کو برداشت کرتا ہے اور ان کے لیے کما کر لاتا ہے، ان کے اوپر خرچ کرتا ہے، ماں گھر کے اندر بچے کی پرورش کرتی ہے، اس کو دودھ پلاتی ہے، اس کو گرمی و سردی سے بچانے کی خاطر خود گرمی و سردی برداشت کرتی ہے۔ بچہ بیمار ہوتا ہے تو ماں باپ بے چین ہو جاتے ہیں، ان کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں، اس کے علاج و معالجہ کی خاطر ڈاکٹروں کے چکر لگتے ہیں۔ غرض والدین اپنی راحت و آرام کو بچوں کی خاطر قربان کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنا شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے وہیں والدین کی شکر گذاری کا بھی حکم ارشاد فرمایا ہے، سورۃ لقمان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَنِ اشۡكُرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیۡكَ

کہ میرا شکریہ ادا کرو اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ساتھ ایک بوڑھا آدمی بھی تھا، نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ یہ بوڑھا کون ہے؟ اس شخص نے جواب میں کہا کہ یہ میرا باپ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

لا تَمْشِ وَلَا تَقْعُدْ قَبْلَه وَلَا تَدْعُهُ بِاسْمِه وَلَا تَسْتَبَّ لَه

یعنی ان کے آگے مت چلنا، مجلس میں ان سے پہلے مت بیٹھنا، ان کا نام لے کر مت پکارنا، ان کو گالی مت دینا۔

بڑھاپے میں جب والدین کی کوئی بات ناگوار گزرے تو ان سے کیسے گفتگو کی جائے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِیۡمًا

یعنی ان سے خوب ادب سے بات کرنا، اچھی بات کرنا، لب ولہجہ میں نرمی اور الفاظ میں توقیر و تکریم کا خیال رکھنا۔ خطا کار اور زرخرید غلام سخت مزاج اور ترش روی آقا سے جس طرح بات کرتا ہے، اس طرح بات کرنا قولِ کریم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے وہیں پر ان کے لیے دعا کرنے کی تعلیم بھی ارشاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا

کہ اے میرے رب! تو میرے والدین پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں (رحمت و شفقت کے ساتھ) میری پرورش کی ہے۔ ہر نماز کے بعد والدین کے لیے دعا کرنے کا معمول بنا لیں۔ دوسری یہ:

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ

یعنی اے میرے پروردگار! روز حساب تو میری، میرے والدین کی اور تمام ایمان والوں کی بخشش فرمانا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہمّ وغم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو، چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی۔ ماں سب تکالیف میں بچہ کی شریک ہوتی ہے۔ یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کرسکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بڑے بدقسمت وہ لوگ ہیں جن کے ماں باپ دنیا سے خوش ہو کر نہیں گئے۔ باپ کی رضامندی کو میں نے دیکھا ہے اللہ کی رضامندی کے نیچے ہے اور اس سے زیادہ کوئی نہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

جب ان کو تمہارے سہارے کی ضرورت ہے۔ تو تم یہ کہہ دو کہ نہیں، ہم تو اپنے بیوی بچوں میں مگن ہیں ہم خدمت نہیں کر سکتے۔ اگر وہ بڑھاپے کی وجہ سے کچھ ایسے الفاظ کہہ دیں جو تمہیں ناپسند ہوں تو تم انہیں ڈانٹنے لگ جاؤ، یا مارنے تک سے گریز نہ کرو۔ بعض لوگ اپنے ماں باپ پر ہاتھ بھی اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے، بہت ہی بھیانک نظارہ ہوتا ہے۔ اُف نہ کرنے کا مطلب یہی ہے کہ تمہاری مرضی کی بات نہ ہو بلکہ تمہارے مخالف بات ہو تب بھی تم نے اُف نہیں کرنا۔ اگر ماں باپ ہر وقت پیار کرتے رہیں، ہر بات مانیں، ہر وقت تمہاری بلائیں لیتے رہیں، لاڈ پیار کرتے رہیں پھر تو ظاہر ہے کوئی اُف نہیں کرتا۔ فرمایا کہ تمہاری مرضی کے خلاف باتیں ہوں تب بھی نرمی سے، عزت سے، احترام سے پیش آنا ہے۔ اور نہ صرف نرمی اور عزت و احترام سے پیش آنا ہے بلکہ ان کی خدمت بھی کرنی ہے۔ اور اتنی پیار، محبت اور عاجزی سے ان کی خدمت کرنی ہے جیسی کہ کوئی خدمت کرنے والا کرسکتا ہو۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 4 جنوری 2004ء)

آخر میں یہی درخواست ہے کہ جن کے والدین دونوں یا ان میں سے کوئی ایک باحیات ہے تو ان کو اللہ کی بہت بڑی نعمت سمجھ کر ان کی فرمانبرداری کرے، ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، جتنا ہو سکے ان کی خدمت کرے اور ان کے حقوق کو ادا کرنے کی بھر پور کوشش کرے اور جن کے والدین دونوں یا ان میں سے کوئی ایک اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہوں تو ان کے ساتھ حسن سلوک یہ ہے کہ ان کی وصیت کو نافذ کرے، ان کے ذمہ کوئی قرضہ ہو تو اسے ادا کرے، ان کے لیے دعا کرے، اللہ سے ان کے لیے رحمت ومغفرت طلب کرے، ان کی طرف سے صدقہ کرے۔ والدین کے قریبی رشتہ داروں اور تعلق والوں کے ساتھ حسن سلوک کرے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی توفیق سے نوازے، آمین، ثم آمین۔

(فرخ شاد)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

اور احسان کا سلوک کرو۔

پھر یہ ذکر فرماتے ہوئے کہ عدل کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کرو کہ یہ یقین ہو کہ اُس کے علاوہ اور کوئی پرستش کے لائق نہیں، کوئی عبادت کے لائق نہیں، کوئی بھی محبت کے لائق نہیں، کوئی بھی توکّل کے لائق نہیں۔ اُس کے علاوہ کسی پر توکّل نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ خالق بھی ہے۔ اس زندگی کو اور اس کی نعمتوں کو قائم رکھنے والا بھی ہے اور وہی ربّ بھی ہے جو پالتا ہے اور اپنی نعمتیں مہیا فرماتا ہے۔ فرمایا ایک مومن کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ اس نے ان باتوں پر یقین کر لیا یا صرف یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ ہی سب طاقتوں کا مالک ہے اور ربّ ہے بلکہ اس پر ترقی ہونی چاہئے، اس سے قدم آگے بڑھنے چاہئیں۔ اور وہ ترقی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ’’عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اُس کے آگے اپنی پرستشوں (یعنی عبادتوں) میں ایسے متأدب بن جاؤ‘‘۔ (یہ حالت ہونی چاہئے کہ ایسا ادب اللہ تعالیٰ کے آگے ہو، ایسا اُس کے آگے جھکنے والے ہو، اس طرح دلی چاہت سے عبادت کرنے والے ہو جو دل سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ) ’’اور اُس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اُس کی عظمت اور جلال اور حسنِ لازوال کو دیکھ لیا ہے۔‘‘

(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 550-551)

پس جب انسان اللہ تعالیٰ کی لا محدود اور کبھی نہ ختم ہونے والے حسن کو دیکھتا ہے، اُس کی صفات پر یقین رکھتا ہے، اُس کی عبادت کی طرف توجہ رہتی ہے تو پھر اُس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو ہی نہیں سکتی جو خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو اور جب یہ صورت ہو تو پھر یہ شہید کا مقام ہے۔

آپ نے شہید کی یہاں یہ بھی وضاحت فرمائی کہ جب یہ تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم ہوتا ہے تو پھر استقامت کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ پھر انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور یہ سب کچھ کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اُس راہ کی جو مشکلات ہیں اُن میں بھی سکون ملتا ہے، وہ بھی تسکین کا باعث بن جاتی ہیں۔ ہر مشکل کے آگے سینہ تان کر مومن کھڑا ہو جاتا ہے۔ کوئی خوف یا غم یا حسرت دل میں نہیں ہوتی کہ اگر میں نے یہ نہ کیا ہوتا، اگر میں نے فلاں مخالفِ احمدیت کی بات مان لی ہوتی، اُن کی دھمکیوں سے احمدیت چھوڑ دی ہوتی تو اِس وقت جن تکلیفوں سے مَیں گزر رہا ہوں ان سے بچ جاتا۔ یہ کبھی ایک مومن سوچ ہی نہیں سکتا اگر وہ حقیقی معنوں میں ایمان لاتا ہے۔ بلکہ ایمان کی مضبوطی، اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین ان تکلیفوں میں بھی اُسے آرام اور راحت اور خوشی پہنچا رہا ہوتا ہے۔ پس یہ ہے شہید کا مقام۔

(خطبہ جمعہ 14؍ دسمبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

منور علی شاہد۔ جرمنی

مکرم خلیل احمد سولنگی شہید کا ذکر خیر

خلیل احمد سولنگی شہید

کچھ انسان زندگی سے اتنے بھرپور ہوتے ہیں کہ ان کی جدائی کا تصور بھی بہت مشکل ہو جاتا ہے لیکن پھر یقین کرنا پڑ جاتا ہے۔ بقول شاعر، تحریر میں آجاتا ہے جب لفظ جدائی۔۔۔۔۔ محسوس یہ ہوتا ہے کہ قلم ٹوٹ رہا ہے

ایسے ہی انسانوں میں خلیل احمد سولنگی شہید بھی شامل ہیں جو 51 سال کی عمر میں دارالذکر پر دہشتگردوں کے حملے میں 28 مئی 2010 کو شہید ہو گئے تھے۔ اس دن گھنٹوں جاری رہنے والی شدید ترین فائرنگ، گرنیڈ دھماکوں کے رک جانے کے بعد دارالذکر کی پچھلی گلی کے بند گیٹ کے دروازے پر لگا تالہ پولیس اہلکاروں کی مدد سے توڑنے کے بعد جب اندر گئے تو داخل ہوتے ہی اوپر جاتی سیڑھیوں کے نیچے آپ کا شہید جسم لیٹا پایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ بالکل سیدھا زمین پر خون میں لت پت تھے اور سینے پر گولیوں کے نشان تھے۔ وہ منظر آج بھی ذہن پر نقش ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 2010ء میں شہید سولنگی صاحب کے اوصاف حمیدہ کا اور آپکی جماعتی تحریکات میں مالی قربانیوں کا ذکر فرمایا ہے اور ساتھ ہی اپنے ذاتی تعلق کے حوالے سے بھی ذکر فرمایا۔

شہید سولنگی صاحب بیشمار صفات اور خوبیوں کے مالک تھے۔ نہ صرف ایک خوبصورت، خوشگفتار اور ذہین انسان تھے بلکہ اطاعت و دینی خدمت کا جذبہ، انسانی ہمدردی، مالی قربانی اور جماعتی عہدیداروں سمیت اپنے سے بڑوں کا احترام، چھوٹوں کی عزت، بہت کچھ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ عاجزی و انکساری کا بہترین نمونہ تھے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ وہ ایک باادب، بااخلاق انسان تھے۔ مثالی تعاون کرنا ان کی شخصیت کا قابل ذکر وصف ہے۔ وہ اپنی اعلیٰ حس مزاح کی بدولت ہر مجلس کو گرمائے رکھتے تھے۔ سولنگی صاحب شہید گوجرانولہ سے لاہور میں شفٹ ہونے کے بعد اپنی نیک فطرت، دینی خدمت کا شوق رکھنے کی وجہ سے بہت جلد جماعت لاہور کے ایک ذمہ دار اور قابل اعتماد ممبر بن گئے تھے اور سبھی بزرگان سلسلہ اور جماعتی کام کرنے والوں میں یکساں مقبول تھے۔ مکرم چوہدری منور علی صاحب (قائد ضلع لاہور، انچارج قادیان جلسہ ڈیوٹی) اور مکرم شیخ ریاض محمود صاحب سیکرٹری ضیافت کیساتھ گہری دوستی اور بے تکلفی تھی۔ محترم سولنگی صاحب سے میری پہلی ملاقات گوجرانوالہ میں انہی کے گھر پر ہوئی تھی، خدام الاحمدیہ کے حوالے سے ایک انٹرویو کرنا تھا۔ پھر وہ جب لاہور شفٹ ہو گئے تو تب ہمارے آپس میں رابطے اور جماعتی کام کرنے کا سلسلہ شروع ہوا جو ان کی شہادت کے دن تک جاری رہا۔ مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور کی زیر نگرانی جب پریس کمیٹی تشکیل ہوئی تو میرا دفتر بالآخر جدید ہال میں قائم ہوا۔ انہی پرانے دنوں کی بات ہے کہ مجھے محترم خلیل سولنگی صاحب شہید کا فون آیا کہ دفتر کی کسی چیز کی کمی ہے تو بتاؤ، میں نے بتایا کہ سب کچھ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا ہے، پھر خود ہی نام لیکر پوچھنے لگے، ٹی وی کا پوچھا، چائے کے برتنوں کا پوچھا، پھر جونہی ان کو علم ہوا کہ ابھی فیکس مشین نہیں موجود تو اسی وقت مجھے کہا کہ میں کل گیارہ بجے آؤں گا، تیار رہنا۔ اگلے دن وہ وقت پر پہنچے اور مجھے لیکر کیولری گراؤنڈ مارکیٹ پہنچ گئے اور وہاں سے نئی فیکس مشین خریدی اور دفتر میں چھوڑ دیا۔ یہ ایک معمولی مثال ہے۔ مجھے کہتے تھے کہ منور، پیسے کی وجہ سے کوئی کام رکنا نہیں چاہئے۔ اسی طرح ایک بار گلبرگ میں انسانی حقوق کی کانفرنس ہو رہی تھی، ان کے 35 غیر ملکی مندوبین کو دارالذکر لانا تھا، محترم سولنگی صاحب شہید نے گاڑیوں کا نہ صرف انتظام کیا بلکہ خود بھی مہمانوں کو لاتے رہے اور واپس ہوٹل تک چھوڑا۔ مکرم شیخ عبد الماجد صاحب (ابن شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ، محقق اور مصنف تاریخ احمدیت لاہور) نے ایک تحقیقی کتاب "اقبال اور احمدیت" لکھی تھی، خاکسار کو ایک دن دارالذکر میں ملے تو کہنے لگے کہ میں اس کتاب کے کچھ نسخے لایا ہوں، آپ نے ان کو اپنے صاحب علم اور صاحب قلم صحافیوں میں تقسیم کرنا ہے، اور مجھے دس بارہ نسخے دے دیئے، جو تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ یاد رہے کہ مکرم شیخ عبد الماجد صاحب سولنگی صاحب کے سسر تھے۔ میر قمر سلیمان صاحب جب بھی ربوہ سے لاہور میں آتے تو ہماری مہمان دوستوں کے ساتھ ضیافت کی ملاقاتوں کی میزبانی شہید سولنگی صاحب کرتے تھے مہمانوں میں معروف صحافی اور انسانی حقوق کی شخصیات شامل ہوتی تھیں۔ سانحہ کے دن بھی ربوہ سے میر قمر سلیمان صاحب اور مقصود باجوہ صاحب مربی سلسلہ تشریف لائے ہوئے تھے اور نماز جمعہ کے بعد ایک مہمان کیساتھ دوپہر کے کھانے پر ملاقات تھی جس کی میزبانی محترم سولنگی صاحب نے کرنی تھی۔ ایک دفعہ پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کی ایک میٹنگ میں ہم

تینوں ایک ساتھ شامل ہوئے اور کاروائی اٹینڈ کی۔ میر قمر سلیمان صاحب نے بتایا کہ شہید سولنگی صاحب ہشاش بشاش ہو کر جماعتی کام کرتے تھے، تھکتے نہیں تھے۔ قادیان جلسہ سالانہ کے دنوں میں بہت کام کرتے تھے۔ عجیب بات ہے کہ شہادت سے پہلے انہوں نے قریبی دوستوں سے معمول سے ہٹ کر طویل گفتگو کرنی شروع کر دی تھی۔ ماہ مئی (2010) کے پہلے ہفتہ میں لاہور جمخانہ میں دوپہر کھانے پر لاہور کے کچھ صحافی دوست مدعو تھے جس میں لاہور کے امیر صاحب، اور سولنگی صاحب شہید سمیت دیگر احمدی احباب بھی شامل تھے۔ میٹنگ کے بعد جمخانہ کی کار پارکنگ میں عاجز کیساتھ انہوں نے جو گفتگو شروع کی تو تقریباً اڑھائی گھنٹے گزر گئے، امریکہ سے پاکستان آتے ہوئے لندن میں قیام کے دوران حضور انور کیساتھ اپنی ملاقات کے بارے میں خاص طور پر بتایا کہ وہ ایک طویل اور محبت سے بھرپور ملاقات تھی۔ حضور انور کیساتھ اس ملاقات پر وہ انتہائی خوش اور مطمئن دکھائی دیتے تھے اور پھر حضور انور سے وہی آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

مکرم چوہدری منور علی صاحب نے بتایا کہ 28 مئی کے واقعہ سے چند دن پہلے مجھے ان کا فون آیا کہ میں آرہا ہوں اور رات کا کھانا اکٹھے کھاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں تو کھا چکا ہوں، کہنے لگے کوئی بات نہیں، بس میں آرہا ہے۔ اور پھر وہ مجھے ذاکر تکہ شاپ کینٹ لے گئے وہاں ہم نے کھانا بھی کھایا اور گھنٹوں تک دنیا جہان کی باتیں بھی کیں جو معمول سے ہٹ کر تھیں اور وہ ہماری آخری ملاقات ثابت ہوئی۔ مجھے بتایا تھا کہ ایک دو دن میں امریکہ واپس جانے والا ہوں، پھر رات گئے وہ مجھے گھر دارالذکر چھوڑ کر گئے۔ چند دنوں بعد جمعہ پر ان کی شہادت کی خبر مل گئی جبکہ میں سمجھا تھا کہ واپس امریکہ جا چکے ہیں۔ مکرم شیخ ریاض محمود صاحب (حال مقیم کینڈا) ان دنوں نائب امیر لاہور تھے، نے بتایا کہ شہادت سے ایک دن قبل 27 مئی جمعرات کو مغرب کے وقت مجھے گھر فون آیا کہ میں آرہا ہوں، بھابھی سے کہہ دیں کہ گرما گرم پکوڑے بنائیں اور چائے بھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ میرے گھر پہنچ گئے، بڑے اچھے موڈ میں تھے۔ حال احوال پوچھ کر کہنے لگے کہ آج میرا آپ کیساتھ بیٹھنے اور خوب باتیں کرنے کا موڈ ہے۔ اس روز ہم ساڑھے گیارہ بجے رات تک مصروف گفتگو رہے، تین چار بار گرم پکوڑے اور چائے کا دور چلتا رہا۔ میں خود حیران تھا کہ آج سولنگی صاحب کو کیا ہوگیا ہے، ہر موضوع پر کھل کر باتیں کیں، مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ آج آخری ملاقات ہے۔ رات دیر ہونے پر خدا حافظ کہہ کر چلے گئے مگر جاتے ہوئے اداس لگے تھے۔ میری بیگم ناصرہ مرزا نے بھی پوچھا کہ آج سولنگی صاحب کو کیا ہوگیا ہے، کس طرح کی باتیں کرتے رہئیں۔ اگلے دن جمعہ تھا اور دہشتگردوں کے حملے میں شہید ہونے والوں میں یہ پیارا سولنگی بھی شامل تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

رپورٹ: نوید احمد لیمن۔ نمائندہ الفضل آن لائن لندن بنگلہ دیش

مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کا 42 واں سالانہ نیشنل اجتماع اور مجلس مشاورت کا بابرکت انعقاد

الحمدللہ! امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کو اپنا 42 واں سالانہ نیشنل اجتماع مؤرخہ 16، 17 اور 18 دسمبر 2021ء کو بنگلہ دیش کے مرکز ڈھاکہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات پر مشتمل اس تین روزہ پروگرام سے ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے انصار نے استفادہ کیا۔ اجتماع کی کاروائی بروز جمعرات صبح 10.30 منٹ پر شروع ہوئی۔ امسال اجتماع کا عنوان 'اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ' رکھا گیا تھا۔

نماز باجماعت کی بروقت ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ اجتماع کے لیے وفود کی آمد کا سلسلہ 15 دسمبر بروز بدھ شروع ہوگیا۔ ملک کے تمام اضلاع سے انصار تشریف لائے۔ اس بات کا بھی ذکر کر دوں کہ 18 اور 19 دسمبر بروز ہفتہ اور اتوار مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کی 43 واں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ اس میں صدر مجلس انصار اللہ اور نائب صدر مجلس برائے صف دوئم کا انتخاب ہوا۔

دو روزہ مجلس شوریٰ میں 314 نمائندگان شوریٰ اور 5 زائرین نے شرکت کی۔

اجتماع کے پہلے دن یعنی 16 دسمبر کو دن کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ صبح 10.30 بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب جس کے آغاز میں مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش جناب الحاج احمد تبشیر چوہدری صاحب نے لوائے انصار اللہ جبکہ مکرم و محترم نیشنل امیر جناب الحاج مولانا عبد الاوّل خان صاحب چوہدری نے بنگلہ دیش کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن، قومی ترانہ، نظم اور عہد دہرانے کے بعد مکرم و محترم چیئرمن اجتماع کمیٹی جناب نصیر الدین صاحب ملت نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور تمام انصار کو اجتماع کے جملہ پروگرامز سے بھرپور استفادہ کرنے اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں مکرم و محترم نیشنل امیر صاحب بنگلہ دیش نے تقریر کی اور موصوف نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم و محترم مولانا شاہ محمد نور الامین صاحب نے ''حب الوطن من الایمان'' موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم و محترم صدر مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش نے سب شاملین کو خوش آمدید کہا اور تمام انصار کو اجتماع کے جملہ پروگرامز سے بھرپور استفادہ کرنے کی تلقین کی۔ بنگلہ دیش میں یوم آزادی کی 50 ویں سالگرہ منائی جا رہی، صدر صاحب نے اس موقع پر سب کو یوم آزادی کی مبارک باد دی۔ باجماعت نماز، تہجد، صفائی، انصار اللہ کی ذمہ داریوں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر محترم نیشنل امیر صاحب نے دعا کرائی۔ اس کے بعد باقاعدہ اجتماع کا پروگرام شروع ہوا۔

نماز ظہر اور عصر جمع کر کے ادا کرنے کے بعد ورزشی، تعلیمی و علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جو کہ دوسرے دن ختم ہوئے۔ نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کرنے کے بعد اجلاس عام اور تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے ورچوئل شرکت کی اور موصوف نے 'اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ' موضوع پر بہت ہی پُر اثر تقریر کی۔ انہوں نے قرآن مجید کی عظمت، برکات، روزانہ قرآن پڑھنے کی اہمیت و فضیلت کو قرآن کریم، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے اقتباسات کے رو سے پیش کیا۔

دوسرے دن بروز جمعہ دن کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ آج بھی علمی و ورزشی انفرادی و اجتماعی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن میں سب انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ شام 7 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست سب نے سنا۔ خطبہ جمعہ کے بعد تعلیمی و علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

تیسرے روز بھی دن کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ صبح 10.30 بجے اجتماع کی اختتامی تقریب و تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اس میں تلاوت قرآن اور نظم کے بعد قائد عمومی اور قائد مال صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد پرنسپل جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش مکرم و محترم مبشر الرحمان صاحب نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم و محترم نیشنل امیر صاحب بنگلہ دیش نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم و محترم سیکرٹری صاحب اجتماع کمیٹی جناب سرور مرشد صاحب نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں مکرم و محترم صدر مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش نے اختتامی تقریر کی اور علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار کو انعامات سے نوازا۔ اختتامی دعا سے پہلے عہد دہرائے گئے۔ امسال اجتماع میں رجسٹریشن کے مطابق 81 مجلس سے کل 771 انصار نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کو علم و عرفان میں بڑھائے اور اسے صحیح معنوں میں احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین

اصلاح میں محبت کا انداز ہونا چاہیے

علامہ محمد عمر تماپوری۔ انڈیا

ہر انسان میں خامیوں کے ساتھ کچھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں۔ خدا کی کوئی مخلوق ایسی ناکارہ نہیں ہوسکتی کہ اس میں خیر اور بھلائی کا پہلو نہ ہو۔ خوبیوں کا پوری کشادہ قلبی اور فراخ دلی کے ساتھ اعتراف کرنا چاہیے۔ یہی اسکے ساتھ انصاف ہے۔ صرف اس کی خامیوں کو یاد رکھنا اور اس کی غلطیوں اور کمزوریوں کو پیشِ نظر رکھنا اور اس کی خوبیوں کو یکسر نظر انداز کرنا اور حرف غلط کی طرح مٹا دینا اس کے ساتھ ناانصافی ہے۔

زمانہ جاہلیت میں ایک شاعر امید ابن مملت گزرے ہیں۔ وہ کافر تھے، کفر کی حالت میں ہی ان کی موت ہوئی۔ ان کے بعض اشعار بہت عمدہ اور حقائق پر مبنی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اشعار کی خوبیوں اور محاسن کا اعتراف فرماتے تھے۔ خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بعض شعراء کے اشعار کو نہ صرف پسند کیا بلکہ کئی موقعوں پر اس کا اظہار بھی کیا ہے۔ اصلاح میں محبت کا انداز ہونا چاہیے نہ کہ اہانت کا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی کوتاہی پر تنبیہ کرنا ہوتی تو اس میں محبت کا رنگ کارفرما ہوتا۔ اگر کسی کی انفرادی کوتاہی پر کچھ کہنا ہوتا تو تنہائی میں بلا کر سمجھاتے۔ اگر مختلف لوگ کسی غلطی میں مبتلا ہوتے تو کسی کا نام لیے بغیر عام نصیحت فرماتے تا کہ کسی کی اہانت نہ ہو۔ کبھی اصلاح اس رنگ میں بھی ہونی چاہیے۔ ایک بزرگ تھے ہر نماز میں ادھورا وضو کیا کرتے تھے۔ وضو کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے تھے۔ کئی لوگوں نے ان کو روکا ٹوکا لیکن وہ اپنی عادت سے باز نہ آئے۔ ایک دفعہ وہ اسی طرح وضو کر کے فارغ ہوئے۔ قریب سے ایک نوجوان ان سے مخاطب ہوا۔ حضرت دو منٹ رکیں۔ میں وضو کرتا ہوں اگر کوئی غلطی ہو تو میری اصلاح کریں۔ وہ نوجوان وضو سے فارغ ہوا تو بزرگ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ کہنے لگے تم نے بالکل صحیح وضو کیا ہے۔ میں ہی غلط وضو کیا کرتا تھا۔ انہوں نے دوبارہ صحیح وضو کیا۔ ہمارے ایک بزرگ ہوا کرتے تھے۔ ان کے متعلق آتا ہے کہ کوئی شخص کسی وجہ سے ان کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتا تھا۔ جب بھی نماز پڑھاتے وہ اپنی الگ سے نماز پڑھتا تھا۔ ان بزرگ کو جب اس بات کا علم ہوا تو ایک دن اس کے پاس گئے اور کہا چلیے! آج آپ نماز پڑھائیں میں آپ کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں تو وہ بہت شرمسار ہوا بزرگ سے معذرت کی اور ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ تربیت کا بھی ایک انداز ہوتا ہے جس میں محبت اور شفقت کا پہلو نمایاں ہونا ضروری ہے۔

رپورٹ: مبارک احمد منیر۔ نمائندہ الفضل برکینا فاسو

نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ برکینا فاسو

حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت احمدیہ کے نوجوان طبقہ کی تعلیم وتربیت کے لیے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا آغاز 1938 میں کیا۔ چنانچہ دنیا بھر کی جماعتوں میں خدام الاحمدیہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور ملک و قوم کی خدمت کرنے میں سرگرم ہے۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لیے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ برکینا فاسو میں بھی خدام الاحمدیہ کی تنظیم بڑی مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے اور دن بدن اس کے نظام میں مضبوطی چلی آتی جارہی ہے۔ الحمد للہ۔ اس سال خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کے لیے سینکڑوں کی تعداد میں پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس پر طائرانہ نظر اس رپورٹ میں ڈالی جائے گی نیز نیشنل اجتماع خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کی بھی رپورٹ پیش کی جائے گی۔

خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کی سالانہ سرگرمیاں

اس سال خدام الاحمدیہ کو نیشنل سطح پر 6، ریجنل سطح پر 95 اور مختلف مجالس کی سطح پر 472 میٹنگز منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ کونے داوٴدا صاحب صدر خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے ملک بھر کی 75 مجالس کا دورہ کیا۔ مختلف گاؤں میں رات گزاری اور خدام سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ کو بھی سال کے مختلف دنوں میں تمام ملک کی مختلف مجالس میں دورہ کرنے کی توفیق ملی۔ ان دوروں سے مجالس کے خدام کے ساتھ ایک مضبوط تعلق پیدا کرنے کا موقع ملا اور خدام کو نظام جماعت کو سمجھنے کی توفیق ملی۔ نیز خدام الاحمدیہ کے چندہ کو بڑھانے کے لیے مہتمم صاحب مال نے بھی مختلف ریجنز کے دورہ جات صاحب کئے جس سے خاطر خواہ تبدیلی واقع ہوئی۔

تین لوکل زبانوں میں مدرسہ کا قیام

اس سال خدام الاحمدیہ کی طرف سے چھٹیوں میں ملک کے تین ریجنز (ڈوری، دِدگو اور کدگو ریجنز) میں ملک کی تین بڑی زبانوں (مورے، جولا، فلفلدے) میں ایک ماہ کے لیے مدرسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں مختلف مضامین پڑھائے گئے۔ ان مضامین میں، یسرنا القرآن، قرآن کریم، حدیث، علم کلام، تاریخ اسلام و تاریخ جماعت احمدیہ وغیرہ شامل ہیں۔

تربیت

ملک بھر کی مختلف مجالس میں باقاعدگی سے تربیتی کلاسیں جاری ہیں چنانچہ اس سال 590 کلاسیں باقاعدگی سے جاری رہیں۔ اس کے علاوہ 241 مرتبہ نماز تہجد کا انعقاد کیا گیا۔ نیز سینکڑوں کی تعداد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خطوط لکھے گئے۔

فضل عمر تربیتی کلاس

اس کے علاوہ برکینا فاسو میں اس سال 2 تا 11 ستمبر 2021 کو بستان مہدی میں فضل عمر تربیتی کلاس منعقد کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اس کلاس میں 13 ریجنز سے 23 خدام شامل ہوئے۔ اس کلاس میں یسرنا القرآن، حدیث، کتب سلسلہ، فقہ، موازنہ مذاہب، تاریخ اسلام و تاریخ احمدیت اور نظام جماعت کے مضامین پڑھائے گئے۔ نیز ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد بھی کیا گیا۔

اس کے ساتھ ہی ملک کے مختلف حصوں میں بھی خدام کے لیے تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 86 مجالس کے 1157 افراد شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ اطفال الاحمدیہ کے لیے بھی تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ چنانچہ 83 مجالس میں 1477 اطفال نے شمولیت اختیار کی۔

آمین قرآن کریم

شعبہ تعلیم کے تحت 1005 قرآن کریم اور یسرنا القرآن کی کلاسز منعقد کی گئیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 7 ریجنز سے 231 خدام و اطفال نے قرآن کریم ختم کیا جن کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ ان میں مندرجہ ذیل ریجن شامل ہیں۔ کدگو، کایا، واہیگیا، بانفورہ، تنکو ڈوگو، ڈوری، دِدگو، اور لیو۔

خدام و اطفال کی تعلیمی معیار بڑھانے کے لیے 800 سے زائد کلاسز منعقد کی گئیں۔

امور طلبا

امور طلباء کے تحت طلباء کو پڑھانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ چنانچہ 89 ایسے پروگرام منعقد کیے گئے۔

تبلیغ

شعبہ تبلیغ کے تحت 218 مذاکروں کا انعقاد کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے ریڈیو اور ریجنز کے مختلف ریڈیو پر خدام نے 93 پروگرام کیے۔ برکینا فاسو میں ملک کے مختلف حصوں میں میلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے 106 بک سٹال لگائے گئے۔ نیز ملک کے مختلف حصوں میں پمفلٹ تقسیم کرنے کا سلسلہ بھی جاری رہا چنانچہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے 44 پروگرام منعقد کیے گئے جس کے تحت ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔

امسال خدام الاحمدیہ کی طرف سے 26 حکومتی احکام سے ملاقات کے پروگرام بھی بنائے گئے جس کے تحت 108 حکام سے ملاقاتیں کی گئیں۔ ان میں گورنر ریجن، میئر، ہائی کمشنر اور دیگر اتھارٹیز شامل ہیں۔ ان حکومتی حکام کو جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا نیز خدام احمدیہ کی تنظیم کا تعارف بھی کروایا گیا۔

وقارِ عمل

جماعت احمدیہ میں وقار عمل کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ جس کے تحت جہاں خدام و اطفال کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جاتی ہے نیز جماعت کا قیمتی سرمایہ اپنی مدد آپ کے تحت کام کر کے بچایا جاتا ہے۔ برکینا فاسو میں ہر سال مساجد تعمیر کی جاتی ہیں جس میں تعمیر کا ایک بہت بڑا حصہ وقار عمل سے کیا جاتا ہے۔ نیز مشن ہاوسز، ملکی شاہراہوں کی صفائی، اجتماعات و جلسہ سالانہ کی تیاری، مساجد کی صفائی و دیگر کام وقار عمل کے ذریعہ ہی سرانجام دیے جاتے ہیں۔ اس سال 506 وقار عمل کے پروگرام کے منعقد کیے گئے جن میں ہزاروں خدام و اطفال نے شمولیت اختیار کی۔

خدمت خلق

خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو ہر سال خدمت خلق کے تحت بغیر رنگ ونسل قوم وملت انسانیت کی خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں 400 ایسے پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ نیز 7 ریجنز میں خون کے عطیات کا بھی پروگرام بنایا گیا۔ جن میں بانفورہ، بوبو، گاوا، کایا، واگا، ٹینکو ڈوگو اور یو کی مجالس شامل ہیں۔ برکینا فاسو کے شمالی علاقہ میں دہشت گردوں کے حملوں کی وجہ سے ہزاروں افراد کو بے گھر ہونا پڑا ہے۔ ان کی مدد کے لیے خدام الاحمدیہ کی طرف سے کیمپ لگائے گئے جس کے تحت کپڑے اور خوراک کے تھیلے تقسیم کیے گئے۔

اس کے علاوہ Water for Life کے تحت واٹر پمپ ٹھیک کرنے کے پروگرامز میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

صحت و جسمانی

صحت و جسمانی کے تحت ورزشی مقابلہ جات کے 197 پروگرام منعقد کیے گئے۔

نیشنل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برکینا فاسو

اس سال تین دنوں کے لیے 24 تا 26 دسمبر بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار کو برکینا فاسو کے دارالحکومت واگا ڈوگو میں جماعت احمدیہ کی زمین بستان مہدی میں خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو اپنا انیسواں اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس سال اجتماع کا عنوان ''سماجی ہم آہنگی اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں'' تھا۔

وقارِ عمل

اجتماع کی تیاری کے لیے تین ہفتے پہلے سے ہی وقارِ عمل شروع کر دیے گئے تھے۔چنانچہ ہر اتوار کو مجلس واگاڈوگو کے خدام وقارِ عمل کے لیے تشریف لاتے رہے۔اس کے علاوہ باقاعدگی سے تین ہفتوں تک جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے طلباء نے وقارِ عمل کرکے اجتماع کی تمام تیاریاں مکمل کیں۔ابتدا میں روزانہ شام تین بجے سے مغرب کی نماز تک وقارِ عمل کا انعقاد کیا جاتا رہا۔بعد ازاں آخری ہفتہ میں سارا دن اس کا اہتمام کیا جاتا رہا۔

میٹنگز

اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت اجتماع خدام الاحمدیہ کے لیے مقرر کی گئی کمیٹی کی تین میٹنگز کی گئیں اور تیاری کے تمام مراحل پر تبادلہ خیال کیا جاتا رہا۔صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی راہنمائی ہر موقع پر کمیٹی ممبران کے ساتھ رہی۔

وفود کی آمد

23دسمبر بروز جمعرات کو ہی مختلف ریجنز سے وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔چنانچہ یہ سلسلہ رات دیر تک جاری رہا۔وفود کی آمد پر شعبہ استقبالیہ کی طرف سے پرجوش استقبال کیا جاتا اور ان کی آرام گاہ تک پہنچایا جاتا نیز کھانا بھی پیش کیا جاتا۔

معائنہ

23 دسمبر بروز جمعرات شام 5 بجے مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے اجتماع گاہ،رہائش اور دیگر انتظامات کا جائزہ لیا اور قیمتی نصائح فرمائیں۔7 بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں اور رات کا کھانا پیش کیا گیا۔

25دسمبر 2021

جمعہ کے دن کا آغاز صبح 4 بجے نماز تہجد سے کیا گیا اور فجر کی نماز کے بعد حافظ نبی آدا ما صاحب نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر درس دیا۔صبح 7 بجے ناشتہ پیش کیا گیا۔نیز اجتماع کے انتظامات کو حتمی شکل دی گئی۔اس دوران مزید وفود پہنچتے رہے۔دوپہر 12 بجے کھانا پیش کیا گیا۔اور 1 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ خدام کو فرنچ ترجمہ کے ساتھ سنایا گیا۔دوپہر 2 بجے حسن جنگانی صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ وعصر ادا کیں گئیں۔

افتتاحی سیشن

دوپہر 2 بج کر 30 منٹ پر مکرم امیر صاحب برکینا فاسو اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے برکینا فاسو اور خدام الاحمدیہ کا پرچم لہرایا اور دعا کروائی۔بعد ازاں تلاوت قرآن کریم سے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے خدام سے عہد لیا اور نظم پڑھی گئی۔اس کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے حاضرین اجتماع کو خوش آمدید کہا بعد ازاں مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے خدام کو نصائح کیں۔

ورزشی مقابلہ جات

افتتاحی تقریب کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا۔ورزشی مقابلہ جات خدام اور اطفال کے الگ الگ کروائے گئے۔چنانچہ خدام کے ورزشی مقابلہ جات میں (1)فٹ بال،(2)دوڑ100میٹر،(3)ریلے ریس،(4)لانگ جمپ،(5)ٹرپل جمپ اور(6)رسہ کشی کے مقابلہ جات شامل تھے۔

اسی طرح اطفال الاحمدیہ کے ورزشی مقابلہ جات میں (1)فٹ بال،(2) رسہ کشی، (3)دوڑ 80 میٹر، (4)ریلے ریس،(5) ثابت قدمی،(6) بوری ریس، (7)منہ میں چمچ پر لیموں رکھ کر چلنا اور(8) تین ٹانگ دوڑ کے مقابلہ جات شامل تھے۔

شام 6:40پر نماز مغرب و عشاء کی گئیں اور راجا اظہار احمد صاحب نے ’’موجودہ جدید زندگی‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔

25 دسمبر 2021

ہفتہ کے دن کا آغاز بھی جماعتی روایات کے مطابق تہجد سے ہوا اور فجر کی نماز کے بعد ڈاکٹر سعود احمد ناصر صاحب نے ’’خون کے عطیہ‘‘ کے موضوع پر درس دیا اور ورزشی مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا۔

عطیہ خون

جماعت احمدیہ کی تعلیمات میں سے ایک بڑی چیز خدمت انسانیت ہے جس کے تحت سینکڑوں پروگرام دنیا بھر میں چل رہے ہیں۔اسی طرح خون کے عطیات دینے کی روایت بھی جماعت کے خدام کی گھٹی میں بھری ہوئی ہے۔چنانچہ ہر سال اجتماع کے موقع پر سینکڑوں کی تعداد میں خدام خون کے عطیات دیتے ہیں۔اسی سلسلہ میں اجتماع کے دوسرے دن خون کے عطیات کا پروگرام بنایا گیا تھا۔چنانچہ بلڈ بنک کی حکومتی ٹیمیں باقاعدہ اپنے سازو سامان کے ساتھ بستان مہدی وقت پر پہنچ گئیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 255 خدام نے خون کے عطیات کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا۔لیکن بعض میڈیکل وجوہات کی بنا پر 237 خدام سے خون کے عطیات لیے گئے۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔آمین

دوسرے دن ظہر وعصر کی نماز کے بعد جیالو عبد الرحمٰن سابقہ صدر خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے ’’سماجی ہم آہنگی اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر درس دیا۔شام چار بجے کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا پھر سے آغاز کیا گیا اور اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ جات کروائے گئے۔نماز مغرب و عشاء کے بعد حسن جنگانی صاحب نے ’’مالی قربانی‘‘ کے موضوع پر درس دیا اور بعد ازاں علمی مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا۔

علمی مقابلہ جات

اجتماع کے پہلے اور دوسرے دن رات کے کھانے کے بعد خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات کا الگ الگ انعقاد کیا گیا۔چنانچہ خدام کے دس علمی مقابلہ جات کروائے گئے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔(1)تلاوت قرآن کریم (2)حفظ قرآن(3)اذان(4)نماز کا طریق(5)قصیدہ(6)مطالعہ کتب (7)پیغام رسانی (8) تقریر بزبان فرنچ (9)فی البدیہہ تقریر (10) جنرل نالج

اسی طرح اطفال کے چھ علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔(1) تلاوت قرآن کریم (2)حفظ قرآن (3)اذان (4)مشاہدہ معائنہ (5) دینی معلومات(6) پیغام رسانی

شوریٰ

دوسرے دن کی رات کو مکرم امیر صاحب کی سربراہی میں خدام الاحمدیہ کی شوریٰ کا انعقاد کیا گیا۔چنانچہ خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کے چھٹے صدر کے لیے امیر صاحب برکینا فاسو کی سربراہی میں انتخاب کروایا گیا۔اس شوریٰ میں 16 ریجنز سے 63 نمائندگان شامل ہوئے نیز نیشنل عاملہ اور ریجنل قائدین اس کے علاوہ تھے۔

26دسمبر 2021

اجتماع کے تیسرے دن کا بھی آغاز تہجد کی نماز سے کیا گیا اور نماز فجر کے بعد عطاء الحبیب صاحب نے ’’اطاعت خلافت‘ کے موضوع پر درس دیا۔بعد ازاں ورزشی مقابلہ جات کے فائنل مقابلہ جات کروائے گئے۔اجتماع کی اختتامی تقریب کا انعقاد صبح گیارہ بجے کیا گیا۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا بعد ازاں صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے خدام سے عہد لیا۔نیز منظوم کلام پیش کیا گیا۔اس کے بعد یوڈاا احمد وصاحب معتمد خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے خدام الاحمدیہ کی سالانہ مساعی کی رپورٹ پیش کی اور مکرم امیر صاحب نے پوزیشن لینے والے خدام میں انعامات تقسیم کیے۔اس اجتماع پر ٹوگو سے تین افراد پر مشتمل وفد بھی شامل ہوا تھا۔چنانچہ ان کے نمائندہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔بعد ازاں نیشنل صدر صاحب خدام الاحمدیہ برکینا فاسو نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور شاملین کا شکریہ ادا کیا۔آخر میں پہلے نمبر پر آنے والے ریجن واگاڈوگو کو علم انعامی دیا گیا۔جبکہ پچھلے سال بھی واگاڈوگو ریجن ہی پہلے نمبر پر آیا تھا۔علم انعامی لینے کے لیے ناصر اقبال صاحب ریجنل مشنری واگاڈوگو،تپ سوبایوسف صاحب Tapsoba Yosuf ریجنل قائد واگاڈوگو اور ریجنل عاملہ تشریف لائی اور مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے شاملین اجتماع کو نصائح کیں اور دعا کروائی۔بعد ازاں نماز ظہر اور عصر پڑھی گئی اور کھانا پیش کیا گیا۔اجتماع کے اختتام پر تمام وفود واپسی کے لیے روانہ ہوگئے۔

بازار:۔اجتماع کے موقع پر ایک بازار بھی لگایا گیا جس میں مختلف کھانے پینے کی اور کپڑوں وغیرہ کی دوکانیں لگائی گئیں۔چنانچہ ٹوٹل 28 کی تعداد میں دکانوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

نمائش

اس موقع پر ایک خوبصورت نمائش کا بھی انتظام کیا گیا جس میں خلفاء کرام کی تصاویر آویزاں کی گئیں نیز برکینا فاسو میں صدر خدام الاحمدیہ کی خدمات سرانجام دینے والے صدران کی فوٹو بھی چسپاں کی گئی تھیں۔اس کے علاوہ مختلف بینرز لگائے گئے جو کہ خدام الاحمدیہ کا تعارف،نظام جماعت اور خلفاء کرام کے اقتباسات پر مشتمل تھے۔اس موقع پر ایک بک سٹال بھی لگایا گیا جس میں کتب سلسلہ اور پہلی دفعہ پاکٹ سائز میں فرنچ زبان میں نماز با ترجمہ پیش کی گئی۔

میڈیا کوریج

اس سال اجتماع کی کوریج کے لیے پرنٹ میڈیا اور مختلف چینلز کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔چنانچہ ملک کے نیشنل ٹی وی چینل R.T.B پر تفصیلی خبر نشر کی گئی اور جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اجتماع شاملین کو علم و عرفان میں بڑھانے والا ہو۔آمین

ایڈیٹر کے نام خطوط

’’میں بھی الفضل کے محبّان میں سے ہوں‘‘

- **مکرم بشارت احمد شاہد۔ نمائندہ الفضل آن لائن، لٹویا سے لکھتے ہیں:**

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل عالم میں ’’محبّان الفضل‘‘ کی تعداد میں روزبروز اضافہ ہورہا ہے اور یہ مخلصین اپنے اپنے طریق وانداز میں اپنے ’’پیارے الفضل‘‘ سے اپنی والہانہ عقیدت ومحبت کااظہار کرتے رہتے ہیں۔ پھراس اظہارِ عقیدت کا دوسروں پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے اور وہ بھی مطالعہ الفضل کی طرف متوجّہ ہوجاتے ہیں۔ اس طرح الفضل کے ذریعہ ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوتا چلاجارہا ہے۔ خاکسار بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے اِنہی ’’محبّان الفضل‘‘ میں سے ایک ہے۔ اس لئے میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ نہ صرف میرے اہل خانہ، بلکہ تمام دوست و احباب اورعزیز واقارب بھی اس آسمانی مائدہ سے بہرہ مند اور مستفیض ہوں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے خاکسار روزانہ صبح سویرے پندرہ بیس ممالک میں موجود اپنے دوست و احباب اورعزیز واقارب کو الفضل بھجواتا ہے اور پھر وقتًا فوقتًا اور گاہے بگاہے اُن سے استفسار بھی کرتا ہے کہ کیا الفضل اُن کو پہنچ رہا ہے؟ اور کیا وہ اس سے فائدہ اٹھارہے ہیں؟ وغیرہ۔ اکثر دوست بڑی خوشی سے اِس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم باقاعدہ الفضل کامطالعہ کرتے ہیں اورہمیں اس سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ گزشتہ دنوں اُن میں سے چند ایک سے بات ہوئی تو اُنہوں نے کچھ ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا۔ اس جگہ خاکساربعض مخلصین الفضل کے تاثرات باقی ’’محبّان الفضل‘‘ کے ساتھ بھی شیئر کرنا چاہتا ہے۔

- **مکرم سلطان احمد محمود۔ ہالینڈ لکھتے ہیں:**

’’الفضل بہت ہی پیاراا خبار ہے۔ بہت ہی عمدہ مضامین ہوتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کام کرنے کی توفیق عطا کرتا چلاجائے۔ آپ باقاعدگی سے الفضل بھجواتے ہیں۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ بچوں سے بھی الفضل پڑھوایا جائے۔‘‘

- خاکسار کے ایک شاگرد عزیزم عطاء المنان عرف مٹھو اپنی اہلیہ نادیہ منان صاحبہ کے ساتھ جرمنی میں مقیم ہیں۔ خاکسار اُن کو بھی روزانہ الفضل بھجواتا ہے۔ چند روز قبل نادیہ صاحبہ کا پیغام آیا اور انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ آپ ہرروز باقاعدگی سے الفضل بھجوارہے ہیں۔ خاکسار نے اُن سے کہا کہ اگر آپ الفضل پڑھتی ہیں تو اپنے تاثرات بھی بجھوایا کریں۔ آپ ایک اسکول ٹیچر ہیں، مضامین بھی لکھا کریں۔ اُنہوں نے جوابًا کہا کہ ’’بالکل میں الفضل پڑھتی بھی ہوں، آئندہ بھی پڑھا کرونگی اور الفضل کے لئے لکھ کر بجھوانے کی کوشش بھی کرونگی۔‘‘

- خاکسار مکرم عبدالحفیظ عرف بنوں ابن مکرم عبدالعظیم درویش قادیان دارالامان کو بھی باقاعدگی سے الفضل بھجوارہا ہے۔ موصوف نے وٹس ایپ پر پیغام بھیجا کہ ’’مَیں آپ کا شکریہ کرنا بھول گیا، جو الفضل آپ مجھے بھیجتے ہیں اِس کا بہت بہت شکریہ۔ پڑھ کر دل کو بہت سکون ملتاہے۔‘‘

- خاکسار ایک عرصہ سے ہومیو پیتھی ڈاکٹر مکرم مرزا منور محمود اشرف۔ کینیڈا کو بھی باقاعدگی سے الفضل کا آن لائن لنک بھجوارہا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ ’’جزاکم اللہ، آپ الفضل بھیجتے ہیں اور کافی عرصہ سے آن لائن ایڈیشن بھیج رہے ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھانے کا بھی موقع مل رہا ہے۔ **میں الفضل میں شائع ہونے والے ملفوظات کو اکثر وٹس ایپ گروپس میں بھی اپنے انصار بھائیوں سے شیئر کرتا رہتا ہوں۔** میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے الفضل سے فائدہ اٹھانے والوں میں سے ہوں۔‘‘

- ایک عزیزہ نے بتایا کہ ’’وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے الفضل کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ الفضل سے اُن کے علم میں اضافے کے ساتھ ساتھ اُن کو ایک خاص روحانی سکون مل رہا ہے۔ جب سے الفضل پڑھنا شروع کیا ہے اپنے اندر ایک بہت ہی مثبت تبدیلی محسوس کر رہی ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہر احمدی گھرانے کو الفضل جیسے روحانی مائدہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہر ایک احمدی گھرانہ الفضل بن جائے اور الفضل ہر ایک احمدی گھرانہ بن جائے۔ آمین

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

دعاؤں کی تازہ تحریک

دعا کریں اللہ تعالیٰ دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے

افغانستان اور پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے لئے دعا کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بیان فرمودہ خطبہ جمعہ 17 دسمبر 2021ء میں فرمایا:

''آج میں افغانستان کے احمدیوں کے لئے دعا کے لئے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ بہت تکلیف میں گزر رہے ہیں۔ بعض گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ عورتیں، بچے بڑے پریشان ہیں گھروں میں اپنے۔ جو باہر ہیں مرد، جو گرفتار نہیں ہوئے، وہ بھی بے گھر ہوئے ہوئے ہیں کیونکہ خطرہ ہے کہ گرفتاریاں نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کو اس مشکل سے نکالے۔

پھر پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں۔ وہاں بھی عمومی طور پر حالات خراب ہی ہوتے ہیں۔ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ جو لوگ احمدیوں کو تکلیفیں دے رہے ہیں۔

اسی طرح مجموعی طور پر بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر شر کو ختم کرے اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی حقیقت کو پہچان لے۔''

قارئین امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے درد دل کے ساتھ اپنے مظلوم احمدی بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ابوسعید ۔ ایڈیٹر)

فقہی کارنر

فاتحہ خوانی اور اسقاط

عرض کیا گیا کہ جب کوئی مسلمان مر جائے تو اس کے بعد جو فاتحہ خوانی کا دستور ہے۔ اس کی شریعت میں کوئی اصل ہے یا نہیں؟ فرمایا: نہ حدیث میں اس کا ذکر ہے نہ قرآن شریف میں نہ سنت میں۔

عرض کیا گیا کہ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ دعائے مغفرت ہی ہے؟ فرمایا: ''نہ اسقاط درست نہ اس طریق سے دعا ہے کیونکہ بدعتوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔''

(بدر 19 اپریل 1906 صفحہ 3)

میت کے لئے اسقاط

سوال ہوا کہ ملاں لوگ مردوں کے پاس کھڑے ہو کر اسقاط کراتے ہیں کیا اس کا کوئی طریق جائز ہے؟ فرمایا: ''اس کا کہیں ثبوت نہیں ہے۔ ملاؤں نے ماتم اور شادی میں بہت سی رسمیں پیدا کر لی ہیں۔ یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔''

(الحکم 24 اپریل 1903 صفحہ 10)

ایک اور موقعہ پر فرمایا: ''(ان لوگوں نے) ایک طریق اسقاط کا رکھا ہے قرآن شریف کو چکر دیتے ہیں۔ یہ اصل میں قرآن شریف کی بے ادبی ہے۔ انسان خدا سے سچا تعلق رکھنے والا نہیں ہو سکتا جب تک سب نظر خدا پر نہ ہو۔''

(البدر 16 مارچ 1904 صفحہ 6)

(داؤد احمد عابد ۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

ہمسایوں سے حسنِ سلوک

اسلام نے ہمسایوں سے حسنِ سلوک پر بہت زور دیا ہے۔ ہمسایوں سے حسن سلوک کے بہت سے طریق ہیں مثلاً ہم جب اپنے گھر کے سامنے سے گھاس کاٹیں تو ساتھ میں ہمسایوں کے فرنٹ یارڈ (front yard) سے گھاس کاٹ دیں، جب اپنے گھر کے سامنے سے برف ہٹائیں تو ہمسائے کے فٹ پاتھ سے برف ہٹا دیں تو ہمارا یہ عمل جہاں ہمسایوں سے حسنِ سلوک کے زمرے میں آئے گا وہاں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بھی بنے گا۔

بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

04 فروری 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:39	18:12
مدینہ منورہ	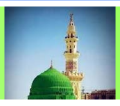	05:42	18:09
قادیان		05:57	18:05
ربوہ		05:37	17:45
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:06	16:59